# الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ — دار الافتاء والقضاء

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586


| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| Name : **Abdullah** | | Serial No : **31098** | | MODE: **Regular** |
| Address : | | Date : **7/15/2017** | | |
| Subject : **Mamlat** | | Contact No: | | |
| Writer : سراج | | Email : | | |

A man ABC works in marketing department of a company. For its customers company prepare gifts like wall clocks, diaries and pens and provide to ABC to distribute among customers for free of cost for advertising. ABC has given full authority to distribute these gifts according to his will to customers and all gifts are in ABC possession but a general instruction from company is to avoid personal use of these gifts and only distribute among customers who buy company products. Now if ABC uses these gifts for his persona! use and provide to his friends, Is this will be called stealth and punishment of stealth which has hand cut off applied on him or it is misuse of these gifts that is sin but not a stealth ? Secondly if it is stealth, then while using these gift for personal use, ABC did not realize that it could be matter of stealth and only misuse...if he realize it as stealth he had never done this any any case because he always want to avoid from stealth and did this in ignorance. what is ruling for ABC in this matter?

## استفتاء

A.B.C ایک شخص ہے جوکہ ایک کمپنی کے مارکیٹنگ شعبے میں کام کرتا ہے وہ کمپنی

...ف اتنی ہیکہ وہ اپنے تمام تر اختیارات تمام کسٹمرز کے درمیان
...ل کرے، جبکہ کمپنی کیطرف سے عام ھدایات بھی ہیکہ وہ ان
...تعمال میں نہ لائیں صرف ان کسٹمرز میں تقسیم کریں، جو کمپنی کے
...دیں، اب اگر شخص مذکور ان چیزوں کو اپنی ذاتی استعمال
...ں کو دیدیں تو کیا اس کو چوری کہا جائیگا؟ اور چوری کی
...س پر جاری ہوگی؟ یا یہ صرف اُن چیزوں کا غلط استعمال
...ہ کہ چوری؟
...چوری ہے تو پھر ان تحائف کو اپنی ذاتی استعمال کے دوران
...ہوا ہے کہ یہ چوری کا مسئلہ ہے یا غلط استعمال کا؟
...حساس ہوتا تو وہ کبھی بھی ایسا حرکت نہ کرتا کیونکہ وہ ہمیشہ یہ
...سے اجتناب کرے، اور یہ جہالت کی صورت میں کیا ہے، اب
...س معاملے میں کیا اُصول ہیں۔؟

مذکورز کی مداخلت ہو...
تقسیم کرنے میں استعما...
چیزوں کو اپنے است...
کے مصنوعات کو خرید...
میں لائیں یا اپنے دوستو...
سزا (ہاتھ کاٹنا) ا...
ہے جوکہ گناہ ہے...
دوسری بات: اگر یہ چ...
کبھی بھی یہ احساس نہیں...
کیونکہ اگر اس کو یہ ا...
چاہتا ہیکہ وہ چوری سے...
شخص مذکور کیلئے ا...

(جواب ... کیلئے ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کمپنی نے مخصوص کسٹمرز کے نام بتا کر انہیں دینے کی صراحت کی ہو یا محض کسٹمرز ہی کو دینا لازمی ہو تو شخص مذکور کی حیثیت وکیل کی ہے کمپنی نے جو اشیاء اس کو دئے ہیں وہ اس کے پاس امانت ہیں اور متعلقہ اشخاص تک پہنچانا اسکی ذمہ داری ہے، کمپنی کی اجازت کے بغیر ان کو اپنے استعمال میں لانا یا اپنے دوستوں کو (جو مذکورہ کمپنی کے کسٹمرز نہیں ہیں) دینا اگرچہ چوری نہیں مگر خیانت ضرور ہے، لہذا جن اشیاء میں خیانت ہوئی ہے اگر وہ موجود ہوں تو انکو اپنے حال پر لوٹایا جائے اور اگر موجود نہ ہوں تو شخص مذکور اس کا ضامن ہوگا، اور اگر کمپنی مذکور اشیاء بغیر کسی شخص وغیرہ کی تعیین کے دیتی ہو اور اس کا مقصد محض تشہیر ہو تو شخص مذکور اپنی منشاء کے مطابق اسے جہاں مناسب سمجھے اپنے دوستوں میں بھی دے سکتا ہے۔

کما فی الهدایة: وهو وكيل فيه لأنه يتصرف فيه بأمر مالكه (ج ۳ ص ۲۶۳)۔

وفيه ايضاً: وإن خص له رب المال التصرف في بلد بعينه أو في سلعة بعينها لم يجز له أن يتجاوزها لأنه توكيل ..... إلى (قوله) فإن خرج إلى غير تلك البلد فاشترى ضمن الخ (ج ۳/ ۲۶۴، ۲۶۵)

وفي شرح المجلة: لا يجوز لأحد أن يتصرف في مال الغير بلا إذنه (ج ۱ ص ۲۶۳ المادة ۹۶)۔

وفي مرقاة المفاتيح: وحق الأمانة أن تؤدى الى أهلها فالخيانة مخالفة لها۔ (ج ۱ ص ۱۲۶)۔

وفي الهداية: أن يبيع ويشتري ويوكل ويسافر ويبضع ويودع لإطلاق العقد والمقصود منه الاسترباح الخ۔ (ج ۳ ص ۲۶۴)۔ والله اعلم بالصواب

سراج احمد عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
۳۰/ ذیقعدہ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
[illegible] نادر جان معاذ [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۵ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۶/ ۱۲/ ۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
رئیس
رئیس

29/8/17